سرکاری رپورٹ

چھٹا / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس مورخہ ۳ جولائی ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲۔	وقفہ سوالات	۳
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۰
۴۔	تحریک استحقاق نمبر ۱۳ (منجانب مولانا عبدالواسع) (مسترد)	۱۲
۵۔	قرارداد نمبر ۴ خان محمد خان جمالی (واپس لے لی گئی)	۱۷
۶۔	مسودہ قانون نمبر ۵ (ایجوکیشن فاؤنڈیشن) (منظور)	۲۳
۷۔	مسودہ قانون نمبر ۶ (موٹر وہیکلز ٹیکسیشن) ترمیم	۲۳

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر ------ عبدالوحید بلوچ
۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ------ مسٹر ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ------ محمد اختر حسین خان
۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ------ محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا / بجٹ اجلاس

مورخہ ۳ جولائی ۱۹۹۴ء بمطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری

(بروز یکشنبہ)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ - اسپیکر

بوقت ساڑھے تین بج کر پینتیس منٹ سہ پہر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔
از
مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ
وَلَایُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّابِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَایَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ ۔

ترجمہ :- اللہ ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ لاحق ہوتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے کون ہے جو اس کے حضور اس کے اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے اس کا اقتدار آسمانوں اور زمین سب پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس پر ذرا بھی گراں نہیں اور وہ بلند اور عظیم ہے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر :- جزاک اللہ۔ وقفہ سوالات۔ جناب چاکر خان ڈومکی صاحب اپنا سوال نمبر۱۳۵ دریافت فرمائیں۔ (معزز رکن تشریف نہیں لائے تھے)

جناب اسپیکر :- سوال نمبر۱۵۸ سردار چاکر خان ڈومکی صاحب دریافت فرمائیں۔ (معزز رکن تشریف نہیں لائے تھے)

جناب اسپیکر :- سوال نمبر۱۸۷ سردار چاکر خان ڈومکی صاحب دریافت فرمائیں۔ (معزز رکن تشریف نہیں لائے تھے)

X ۱۳۵ **سردار چاکر خان ڈومکی :-** کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ میں تعینات لیویز کی تحصیل وار تعداد کس قدر ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر داخلہ :- صوبہ میں تعینات لیویز ملازمین کی تحصیل وار تعداد کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔

صوبہ بلوچستان کے اضلاع میں تحصیل وار لیویز ملازمین کی تعداد

۱۔ ضلع کوئٹہ

۱۔ تحصیل کوئٹہ	=	۲۲۹
۲۔ سب تحصیل پنجپائی	=	۱۲۰

۲۔ ضلع پشین

۱۔ تحصیل پشین	=	۲۶۰
۲۔ سب تحصیل برشور	=	۹۴

۳۔ ضلع چاغی

۱۔ تحصیل نوشکی = ۱۱۸
۲۔ تحصیل دالنبدین = ۹۴
۳۔ تحصیل نوکنڈی = ۳۰
۴۔ تحصیل تفتان = ۲۹

۴۔ ضلع قلعہ عبداللہ

۱۔ تحصیل گلستان = ۲۲۱
۲۔ تحصیل چمن = ۳۰۸
۳۔ سب تحصیل دوبندی = ۹۳

۵۔ ضلع قلات

۱۔ تحصیل قلات = ۱۰۹
۲۔ سب تحصیل سوراب = ۵۱
۳۔ سب تحصیل منگوچر = ۳۵
۴۔ سب تحصیل جوہان = ۲۹
۵۔ سب تحصیل گزک = ۱۳

۶۔ ضلع مستونگ

۱۔ تحصیل مستونگ = ۱۵۵
۲۔ سب تحصیل کھڈکوچہ = ۲۵
۳۔ سب تحصیل دشت = ۳۴
۴۔ سب تحصیل کردگاپ = ۳۳

۷۔ ضلع لسبیلہ

۱- تحصیل اوتھل = ۶۷

۲- سب تحصیل بیلہ = ۱۲۰

۳- سب تحصیل لاکھڑا = ۳۰

۴- سب تحصیل سونمیانی = ۴۵

۵- سب تحصیل لیاریگزک = ۱۸

۶- تحصیل دریجی = ۷۳

۷- تحصیل کنراج = ۱۱۰

۸- تحصیل حب = ۴۲

۹- سب تحصیل گڈانی = ۴

۸- ضلع خاران

۱- تحصیل خاران = ۱۱۰

۲- تحصیل بسیمہ = ۷۹

۳- سب تحصیل واشک = ۲۰

۴- سب تحصیل ماشکیل = ۳۰

۹- ضلع خضدار

۱- تحصیل خضدار = ۲۷۹

۲- تحصیل وڈھ = ۹۰

۳- تحصیل زہری = ۵۹

۴- سب تحصیل نال = ۴۴

۵- سب تحصیل مولہ = ۲۶

۶- تحصیل کرخ = ۳۳

۷- تحصیل سارونہ	=	۳۰
۸- لیویز ہیڈ کوارٹر	=	۸۸

۱۰- ضلع آواران

۱- تحصیل آواران	=	۱۱۳
۲- سب تحصیل جھاؤ	=	۷۲

۱۱- ضلع کیچ

۱- لیویز ہیڈ کوارٹر	=	۱۲۶
۲- تحصیل تربت	=	۳۰

۱۲- ضلع گوادر

۱- تحصیل گوادر	=	۸۷۹
۲- سب تحصیل پسنی	=	۴۴
۳- سب تحصیل اورماڑہ	=	۲۶
۴- سب تحصیل جیونی	=	۲۴
۵- سب تحصیل سنسٹر	=	۵۷

۱۳- ضلع پنجگور

۱- ہیڈ کوارٹر لیویز	=	۱۲۹
۲- تحصیل پنجگور	=	۹۶
۳- سب تحصیل گچک	=	۱۷
۴- سب تحصیل پروم	=	۱۸

۱۴- ضلع زیارت

۱۔ تحصیل زیارت = ۹۸

۱۵۔ ضلع سبی

۱۔ تحصیل سبی = ۱۱۵
۲۔ سب تحصیل ہرنائی = ۱۱۳۴
۳۔ سب تحصیل کٹسنڈائی = ۹۳

۱۶۔ ضلع کوہلو

۱۔ تحصیل کوہلو = ۴۴
۲۔ سب تحصیل میوند = ۱۳۴
۳۔ سب تحصیل کاہان = ۷۸

۱۷۔ ضلع ڈیرہ بگٹی

۱۔ تحصیل ڈیرہ بگٹی = ۵۸
۲۔ تحصیل سوئی = ۱۰۵
۳۔ تحصیل پھلواغ = ۳۹
۴۔ سب تحصیل سنگسیلا = ۲۵
۵۔ سب تحصیل پیرکوہ = ۴۷
۶۔ تحصیل بیکڑ = ۱۱
۷۔ تحصیل ملی = ۲۳

۱۸۔ ضلع لورالائی

۱۔ تحصیل بوری / لورالائی = ۲۰۴

۲۔ تحصیل دکی = ۱۶۸

۳۔ سب تحصیل سنجاوی = ۷۹

۱۹۔ ضلع موسیٰ خیل

۱۔ تحصیل موسیٰ خیل = ۱۸۳

۲۰۔ ضلع قلعہ سیف اللہ

۱۔ تحصیل قلعہ سیف اللہ = ۲۴۳

۲۔ تحصیل مسلم باغ = ۱۶۷

۳۔ تحصیل مند = ۶۳

۴۔ تحصیل تمپ = ۵۴

۵۔ سب تحصیل دشت = ۲۳

۶۔ سب تحصیل پل نگور = ۴۵

۷۔ تحصیل بلیدہ = ۳۳

۸۔ تحصیل زعمران = ۲۷

۹۔ سب تحصیل ہوشاب = ۲۴

۱۰۔ اسپیشل فورس = ۱۹

۱۱۔ چیک پوسٹ ناصر آباد = ۱۱

۲۱۔ ضلع بارکھان

۱۔ تحصیل بارکھان = ۲۰۸

۲۲۔ ضلع ژوب

۱۔ تحصیل ژوب = ۳۷۲

۲- سب تحصیل شیرانی	=	۲۷۶
۳- سب تحصیل کاکڑ خراسان	=	۱۰۱

۲۳- ضلع نصیر آباد

۱- تحصیل ڈیرہ مراد جمالی	=	۱۶۸
۲- تحصیل تمبو	=	۳۲
۳- سب تحصیل چھتر	=	۵۴

۲۴- ضلع جھل مگسی

۱- تحصیل جھل مگسی	=	۱۷۱
۲- تحصیل گنداوہ	=	۶۶
۳- سب تحصیل میرپور	=	۱۲

X ۱۸۵ **سردار چاکر خان ڈومکی** :- کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ دنوں بختیار آباد ریلوے اسٹیشن میں ایک کار چوری ہوئی تھی۔ جبکہ وہاں دن رات لیویز کا پہرہ رہتا ہے اور سڑک کے مابین چین بھی نصب ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس شخص کی کار چوری ہوئی ہے اس کا گھر چین سے تین چار سو فٹ کے فاصلے پر ہے اور مسروقہ کار کو چور دھکے دے کر چین سے پچاس فٹ دور کار کو اسٹارٹ کرکے اسی چین سے گذر گئے ہیں اور تمام عملہ یہ نظارہ دیکھتا رہا۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مسروقہ کار برآمدگی اور لیویز عملہ سے بازپرس نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر داخلہ :- (الف) یہ درست ہے کہ گذشتہ دنوں بختیار آباد ڈومکی ریلوے

اسٹیشن سے ایک کار چوری ہوئی تھی۔ مگر وہاں کوئی چین نہیں ہے البتہ لیویز والوں کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔

(ب) کار کے مالک کا گھر وہاں سے تقریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر واقع ہے اور کار کو عقبی راستے سے چوری کیا گیا۔ جس کا عملہ لیویز فوری طور پر پتہ نہ چلا۔

(ج) تاہم وہاں کے دفعدار لیویز کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے اور مسروقہ کی برآمدگی کی جدوجہد جاری ہے۔

X ۱۸۷ سردار چاکر خان ڈومکی :- کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لیویز میں بعض حوالدار، دفعہ دار اور جمعدار کو ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی دوبارہ بحیثیت لیویز سپاہی بھرتی کئے جاتے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسا کیوں ہوتا ہے تفصیل بتلائی جائے۔

وزیر داخلہ :- ریٹائرمنٹ کے بعد کسی بھی شخص کو قواعد و ضوابط کے مطابق بھرتی نہیں کیا جا سکتا لہٰذا یہ درست نہیں ہے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر :- رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- سردار محمد اختر مینگل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- سردار چاکر خان ڈومکی صاحب

نے بوجہ علالت آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- ملک گل زمان خان کاسی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- جناب محمد صادق عمرانی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- نوابزادہ لشکری خان رئیسانی وزیر صحت نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- سردار ثناء اللہ خان زھری وزیر بلدیات کوئٹہ سے باہر ہیں اس لئے انہوں نے آج اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- جناب عبدالقہار خان کوئٹہ سے باہر سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ چھ جولائی کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :- نوابزادہ گزین خان مری وزیر داخلہ سرکاری کام سے اسلام آباد گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق نمبر ۱۳ (منجانب مولانا عبدالواسع)

جناب اسپیکر :- مولانا عبدالواسع صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع :- بسم اللہ الرحمان الرحیم - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کو ارجن داس بگٹی صاحب کی ایک قرارداد کے دوران تقریر پر صوبائی وزیر محمد اکرم بلوچ صاحب نے واضح طور پر کہا کہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر حاصل نہیں کیا گیا۔ اور وہ نہ ہی اس کا مقصد اسلامی ریاست کا قیام ہے۔ (تراشہ منسلک ہے)

چونکہ مندرجہ بالا تقریر سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 2-A کی صریح خلاف ورزی ہوئی ہے۔

مزید برآں آئین پاکستان کے آرٹیکل)227) سے انحراف ہے۔ بحیثیت مسلمان ایم

۔ پی ۔ اے ہمارا فریضہ بنتا ہے کہ ہم آئین پاکستان کے اسلامی اقدار کا تحفظ کریں ۔ اس صریح آئینی خلاف ورزی سے نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ بلکہ تمام معزز مسلمان اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ جس آئین کے تحت فاضل وزیر نے حلف اٹھایا ۔ اس کی خلاف ورزی اس امر کی متقاضی ہے کہ ان کے خلاف کارروائی ہو اور فاضل وزیر صاحب اس آئین کے تحت نہ تو وزیر رہے ہیں اور نہ ہی ممبر صوبائی اسمبلی کی حیثیت سے رہنے کا حقدار ہیں۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر قرارداد ھذا پر بحث کی جائے اور حسب آئین اقدامات کئے جائیں۔

جناب اسپیکر :۔ تحریک یہ پیش کی گئی ہے کہ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کو ارجن داس بگٹی صاحب کی ایک قرارداد کے دوران تقریر پر صوبائی وزیر محمد اکرم بلوچ صاحب نے واضح طور پر کہا کہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر حاصل نہیں کیا گیا ۔ اور نہ ہی اس کا مقصد اسلامی ریاست کا قیام ہے۔ (تراشہ منسلک ہے)

چونکہ مندرجہ بالا تقریر سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 2-A کی صریح خلاف ورزی ہوئی ہے ۔

مزید برآں آئین پاکستان کے آرٹیکل (227) سے انحراف ہے ۔ بحیثیت مسلمان ایم ۔ پی ۔ اے ہمارا فریضہ بنتا ہے کہ ہم آئین پاکستان کے اسلامی اقدار کا تحفظ کریں ۔ اس صریح آئینی خلاف فوزی سے نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ بلکہ تمام معزز مسلمان اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ جس آئین کے تحت فاضل وزیر نے حلف اٹھایا ۔ اس کی خلاف ورزی اس امر کی متقاضی ہے کہ ان کے خلاف کارروائی ہو اور فاضل وزیر صاحب اس آئین کے تحت نہ تو وزیر رہے ہیں اور نہ ہی ممبر صوبائی اسمبلی کی حیثیت سے رہنے کے حقدار ہیں۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر قرارداد ھذا پر بحث کی جائے اور حسب آئین اقدامات

کئے جائیں۔

جناب اسپیکر :- مولانا صاحب آپ اس کی ایڈمیزابلیٹی پر بات کریں۔

مولانا عبدالواسع :- بسم اللہ الرحمان الرحیم - جناب اسپیکر! تیس تاریخ کو جناب ارجن داس بگٹی کی قرارداد جو پیش ہو رہی تھی اس وقت جناب اکرم بلوچ صاحب نے نہ صرف آئین کی خلاف ورزی کی بلکہ بلوچستان کے سترلاکھ مسلمانوں کا استحقاق بھی مجروح کیا ۔ کیونکہ آج سے سینتالیس سال پہلے اس ملک میں مسلمانوں نے جتنی قربانیاں دیں ان کا مقصد اور مطلب یہ تھا کہ ہندوستان سے ہم علیحدہ مسلمانوں اور اسلام کے لئے ایک اسٹیٹ حاصل کریں اور اسلام کا اسٹیٹ حاصل کرنے کے لئے انہوں نے مختلف جدوجہد کی اور وہ مختلف مراحل سے گزرے اور انہوں نے مختلف رکاوٹیں برداشت کیں۔ تیس تاریخ کی تقریر میں انہوں نے مسلمانوں نے جتنی قربانیاں دیں اور مسلمانوں نے جتنی جدوجہد کی انہوں نے ان سب کو سبوتاژ کردیا اس مسلمانوں کی اسمبلی اور اس مسلمانوں کے ایوان میں ایسے کہتا میں سمجھتا ہوں کہ ایسے تو اقلیتی رکن بھی یہ جرات نہیں کرسکتا جیسا انہوں نے کیا ہے کہ یہ ملک اسلام کے لئے نہیں بنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اکرم بلوچ صاحب نے کس کے اشارے پر اور کسی کو خوش کرنے کے لئے یہ کہا اور اسلام کی خلاف ورزی کی نیز آئین کی بھی خلاف ورزی کی لہٰذا میں سمجھتا ہوں اور اسمبلی کے معزز اراکین سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ مسلمانوں کا اسلامی فریضہ ہے کہ مسلمانوں نے جتنی قربانیاں دی ہیں ان قربانیوں اور وفاداری کے ثبوت کے طور پر اگر آپ لوگوں نے اس قرارداد کی تقریر کے ریمارکس کے خلاف رد عمل ظاہر نہ کیا یا کسی رائے کو ظاہر نہ کیا تو یہ یقیناً" اسلام کی مسلمانوں کی قربانیوں کی خلاف ورزی ہوگی بلکہ یہ قرارداد مقاصد کی خلاف ورزی کردی ہے۔ لہٰذا میں بہ حیثیت مسلمان ایم پی اے اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں اور معزز اراکین کے علم میں آئین کی یہ دفعہ لانا چاہتا ہوں کہ رکن صوبائی اسمبلی نے آئین کی دفعہ ۱۶۸ کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت حلف اٹھایا ہے جس کی الفاظ اور

مضمون یہ ہے کہ جسے میں دوبارہ اس معزز ایوان کے روبرو پیش کرتا ہوں "کہ میں نظریہ اسلام کے تحفظ کے لئے جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے کے لئے بھرپور جدوجہد کرونگا" جناب اسپیکر! اس کا فاضل رکن نے حلف اٹھایا لہٰذا کیا معزز رکن نے آئین پاکستان کی خلاف ورزی نہیں کی ہے؟ انہوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ایک لادینی مملکت بنانے کی کوشش نہیں کی ہے؟ میں معزز رکن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر وہ آئین کی کون سی شق بتائیں گے اور دکھائیں گے کہ جس میں لکھا ہو کہ یہ ملک سیکولرازم کے لئے بنایا گیا ہے اور لادینیت کے لئے بنایا ہے یا اقلیت کے لئے بنایا گیا ہے۔ اگر وہ مجھے ایسی ایک شق بھی آئین میں بتا سکتے ہیں کہ اس طرح انہوں نے آئین کی خلاف ورزی نہیں کی ہے کیا وہ ایسی کوئی شق آئین کی دکھا سکتے ہیں۔ جبکہ میں اس آئین کی شق بتا سکتا ہوں جس کی خلاف ورزی انہوں نے کی ہے جس کے تحت اس بات کو ملک سے غداری سمجھتے ہیں اس ملک میں اسلامی رواداری اور اسلام کے فروغ کا ان کا حق نہیں ہے لہٰذا میں فاضل رکن کے ذہن میں یہ نوٹس لانا چاہتا ہوں کہ کس کے اشارے پر انہوں نے یہ تقریر کی؟ لہٰذا میں جناب اسپیکر! آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ میری اس تحریک استحقاق کو منظور کرکے اس پر بحث کی جائے اور معزز رکن کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ والسلام

مسٹر سعید احمد ھاشمی (وزیر) :- جناب اسپیکر! میں ٹیکنیکل بنیادوں پر اس پریویلیج موشن کو اپوز oppose کرتا ہوں۔ پرویلیج جو ہوتا ہے وہ ایک ممبر کا پرویلیج ہوتا ہے۔ ہمارے محرک نے اگر یہ کہا ہے کہ استحقاق مجروح ہوا ہے۔ تو انھوں نے عوام الناس کی بات کی ہے کہ عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے لوگوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مسلمانوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے پاکستانیوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ تو رولز آف بزنس کے تحت جہاں ہم پریویلیج کی بات کرتے ہیں تو پریویلیج ایک ممبر کا ہوتا ہے وہ پریویلیج یہ ہوتا ہے کہ اس کو اپنی نمائندگی کا حق ادا کرنے میں کس قسم کی رکاوٹ ڈالی جائے تو تب یہ سمجھا جاتا ہے کہ فاضل ممبر کا پریویلیج یا استحقاق مجروح ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تقریر کے دوران جو کچھ کہا گیا وہ میٹر

اپنی جگہ پر اس سے کسی طور پر بھی ان کی نمائندگی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالی گئی ۔ شکریہ

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! اس طرح ھاشمی صاحب فرمارہے ہیں ۔
(مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) :- جناب اسپیکر! (پوائنٹ آف آڈر) جناب والا! میں پوائنٹ آف آڈر پر ہوں۔ اگر آپ اس پر پہلے رولنگ دے دیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! میں پہلے بولنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب مجھے موقع دیں۔ اگر اسپیکر صاحب اجازت دیں تو۔

جناب اسپیکر! یہاں پر صاف لکھا گیا ہے تحریک استحقاق میں تمام مسلمان اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب اسپیکر! آئین کی دفعہ دو میں لکھا ہوا ہے کہ اسلام مملکت کا مذہب ہوگا۔ آئین کی دفعہ ۲۲۷ میں لکھا ہے کہ پاکستان کے جو موجودہ قوانین کو ان ہی اسلام کے احکامات کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ جس طرح احکام کی صراحت قرآن و سنت میں موجود ہے۔ جناب اسپیکر! آپ نے اور ہم نے اسلامی تحفظ کا حلف اٹھایا ہے۔ بحیثیت ممبران اسمبلی اور بحیثیت وزیر حلف اٹھایا ہے۔ میں پاکستان کی سلامتی اور اسلامی نظریہ کی تحفظ کے لئے پوری طور پر کوشاں ------

جناب نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) :- جناب والا! کیا آپ نے اس تحریک کو ایڈمیٹ کرلیا۔ جو تقریریں ہورہی ہیں۔

جناب اسپیکر :- جی نہیں میں اس تحریک استحقاق کو ایڈمٹ نہیں کیا تقریریں نہیں ہورہی ہیں۔ آپ بیٹھ جایئے۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! وہ نکتہ وضاحت پر بات کرسکتے ہیں تو ہم بھی

کرسکتے ہیں۔

جناب اسپیکر :- آپ تشریف رکھیئے۔ جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے اس پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میر اکرم بلوچ کے ان الفاظ سے جو اس تحریک کی بنیاد ہے رکن اسمبلی کا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا یہ اسمبلی کے قاعدہ ۵۷ اور شق نمبر ۳ کے تحت خلاف ضابطہ ہے۔ البتہ میر اکرم بلوچ صاحب کے ان الفاظ کے کہ پاکستان اسلام کے نام پر نہیں بنا تھا اور نہ ہی اس کا مقصد اسلامی ریاست کا قیام ہے اگر معزز محرک کا یہ خیال ہے کہ یہ الفاظ آئین کے آرٹیکل ۲ اے اور آرٹیکل ۲-۲۷ کے خلاف ورزی کے مترادف ہیں تو وہ علیحدہ سے اسپیکر کو ایک درخواست دیں اس پر غور کیا جائے گا کہ آیا آئین کی متعلقہ دفعات کی روشنی میں اس پر کوئی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں - آپ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری :- جناب اسپیکر! ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جمعیت العلمائے اسلام کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب اسپیکر :- وہ آپ کی مرضی قرار داد نمبر ۳ میر خان محمد خان جمالی وزیر خوراک صاحب۔ خان محمد جمالی صاحب۔ اگر وہ موجود نہیں ہیں۔ کسی اور کو انھوں نے اختیار دیا ہے تو وہ پیش کرے۔

قائد ایوان :- اسے ویتھڈرا withdraw کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر :- ہمارے پاس اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

ھاؤس اگر اس قرارداد کو ویتھڈرا withdraw کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ (اجازت دی گئی) سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون ۱۹۹۴ء وزیر تعلیم مسودہ قانون نمبر ۵ کی بابت تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں

یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر تعلیم اس کی وضاحت کریں۔

وزیر تعلیم :- جناب اسپیکر! جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ ملک میں روز بروز آبادی کی شرح جو بڑھ رہی ہے اور جو تعلیمی وسائل ہیں وہ وسائل حکومت کے بس سے باہر نکل رہے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جو ماہرین بیٹھے ہیں یا غیر ملکی ماہرین ہیں اس چیز کو سجسٹ suggest کیا ہے کہ ہم ایجوکیشن کے حوالے سے پرائیوٹ سیکٹر کو یہاں پر فروغ دیں اور حکومت جو پیسے اس مد میں دیتی ہے تاکہ ان کو ہم ایک جگہ پر اسٹے stay کرکے کسی جگہ پر انویسٹ کریں اور اس سے جو انٹرسٹ ہمیں ملے گا اس سے ہم ایجوکیشن کے فروغ پرائیوٹ سیکٹر میں لائیں گے۔ یہ قانون پہلے ہی پنجاب اور سندھ میں پاس ہوچکا ہے۔ معزز دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ہمارے بلوچستان کی اہم ضرورت ہے لہٰذا اس قانون کو پاس کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- کوئی اور معزز رکن اس پر بولنا چاہے گا؟
سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اب مسودہ قانون کو کلاز وار لیا جائے گا۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا

جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۳ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۴ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۵ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۶ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۷ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۸ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۹ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۰ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۱ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۲ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۳ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۴ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۵ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۶ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۷ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۸ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱۹ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۲۰ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۲۱ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۲۲ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا

جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۲۳ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۲۴ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۲۵ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۲۶ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۲۷ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ تمہید کو قانون ھذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر۱ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر تعلیم مسودہ قانون کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر تعلیم :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء مسودہ قانون نمبر۵ مصدرہ ۱۹۹۴ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

اور مسودہ قانون منظور ہوا۔

جناب اسپیکر :- جناب وزیر ٹرانسپورٹ مسودہ قانون پیش کریں۔

بلوچستان موٹر وہیکلز ٹیکشن کا (ترمیمی) مسودہ قاون مصدرہ ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر۶ مصدرہ ۱۹۹۴ء)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ٹرانسپورٹ) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان موٹر وہیکلز ٹیکشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان موٹر وہیکلز ٹیکشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۴ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر :- وزیر ٹرانسپورٹ اس کی وضاحت کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ٹرانسپورٹ) :- جناب اسپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان ایک وسیع و عریض علاقے پر مشتمل ہے اور یہاں آمد رفت کا مسئلہ کافی عرصہ

سے حل طلب ہے۔ [illegible] دور دراز کے علاقے [illegible] لوگوں کو پہنچنا ہوتا ہے اور وہاں کوئی ریگولر سروس نہیں [illegible] وہاں [illegible] کی آمدورفت پک اپ [illegible] ذریعے ہوتی ہے اور پک اپ ایسے لوگوں کو لے [illegible] کو [illegible] لے جاتی [illegible] پہنچاتی ہے۔ پولیس ان کو وقتاً فوقتاً چیک کرتے تھے بعض اوقات پولیس [illegible] ان پک اپ ڈرائیوں کے ساتھ ہوتے رہتے تھے ٹھیکہ دار مزدور لے جارہے ہوتے تھے [illegible] شادی بیادہ کے لئے پک اپ لے جاتے تھے اور لوگو اس پر فاتحہ کے لئے جاتے۔ تو پولیس والے اس کو چیک کرتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔

چونکہ پک اپ بنیادی طور پر سامان لانے لے جانے کے لئے ہوتی تھی۔ اس وسیع و عریض علاقے میں ٹرانسپورٹ کے کافی مسائل ہیں اور پک اپ پر لوگوں کو بٹھانا قانون میں جواز نہیں۔ سواری کے لئے استعمال کرتے۔ شادی۔ ایمرجنسی emergency وغیرہ کیلئے لوگ اسے کرایہ پر حاصل کرتے۔ ہمارے معاشرے میں اس کی سخت ضرورت ہے اور اپنے مسائل کے فوری حل کے لئے لوگ کراہ پر پک اپ لیتے ہیں۔ اس کو قانون جواز دینے کے لئے قانون کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر :- کوئی اور رکن بات کرنا چاہتا ہے۔

جناب اسپیکر :- اب سوال یہ ہے کہ اس تحریک کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اب مسودہ کو کلازوار لیا جائے گا۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ھذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کلاز ا کو مسودہ قانون ھذا کی کلاز ا قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- وزیر ٹرانسپورٹ مسودہ قانون کی بابت اگلی تحریک پیش کیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ٹرانسپورٹ) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان موٹروھیکلز ٹیکسشنز کے (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۹۴ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ بلوچستان موٹروھیکلز ٹیکسیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۹۴ء) کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

اور مسودہ قانون منظور ہوا۔

جناب اسپیکر :- اب اجلاس کی کارروائی مورخہ ۶ جولائی ۹۴ء سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۳ بجے سہ پہر مورخہ ۶ جولائی ۱۹۹۴ء (بروز چہار شنبہ) تین بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔